89827 ـ لگڑ بگھڑ کھانے کا حکم

سوال

مادہ لگڑ بگھڑ کھانے کا حکم کیا ہے، اور اس کی دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لگڑ بگھڑ کھانے کے متعلق اہل علم کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

احناف کے ہاں حرام ہے.

ان کی دلیل ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا چیر پھاڑ کرنے والا وحشی جانور کھانے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1932).

اور خزیمۃ بن جزء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگڑ بگھڑ کھانے کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا کوئی لگڑ بگھڑ بھی کھاتا ہے ؟! "

اور میں نے بھیڑیے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" کیا کسی بھیڑیا کھانے والے شخص میں بھی کوئی خیر ہے ؟! "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1792).

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں، ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی ضعیف ترمذی میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

دوسرا قول:

اکثر علماء کرام کے ہاں یہ مباح اور حلال ہے.

اسے ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر اور ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا ہے.

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبة (5 / 536) اور مصنف عبد الرزاق (4 / 523).

اور احناف میں سے ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے، اور شافعی اور حنابلہ اورظاہری بھی اسی قول کے قائل ہیں.

دیکھیں: الام (2 / 272) المحلی ابن حزم (7 / 401)

انہوں نےدرج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا:

کیا لگڑ بگھڑ شکار ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں.

میں نے عرض کیا:

میں اسے کھا لوں ؟

تو انہوں نے فرمایا:

جی ہاں.

میں نے عرض کیا:

کیا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ؟

تو انہوں نے کہا:

جی ہاں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (851) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2494) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہر کچلی والے وحشی اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور کی حرمت والی حدیث کے انہوں نے دو جواب دیے ہیں:

1 ـ ان کا کہنا ہے کہ ہر کچلی والے وحشی اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور کی عمومی حدیث سے لگڑ بگھڑ خاص ہے، اس تخصیص کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی مندرجہ بالا حدیث ہے، تو اس طرح لگڑ بگھڑ کے علاہ ہر کچلی والا وحشی اور چیر پھاڑ کرنے والا جانور حرام ہو گا.

2 ـ بعض نے جواب یہ دیا ہے کہ لگڑ بگھڑ کی حرمت کو اصلا یہ حدیث شامل ہی نہیں؛ کیونکہ وہ عام وحشی اور چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں میں شامل ہی نہیں ہوتا.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی " اعلام الموقعین " میں کہتے ہیں:

" اسے حرام کیا گیا ہے جو دو اوصاف پر مشتمل ہو: ایك یہ کہ وہ کچلی والا ہو، اور دوسرا وہ طبعی طور پر وحشی درندہ ہو: مثلا شیر اور بھیڑیا، اور چیتا اور ٹائیگر لیکن لگڑ بگھڑ میں تو صرف ایك وصف پایا جاتا ہے کہ وہ کچلی والا ہے، لیکن عام وحشی درندوں میں شامل نہیں، اور اس میں کوئی شك نہیں کہ وحشی درندہ ہونا کچلی والا ہونے سے زیادہ خاص ہے.

اور وحشی درندوں کو اس لیے حرام کیا گیا ہے کہ وحشی جانور اور درندے کو کھانے والے میں بھی وہی درندگی آ سکتی ہے اور اس کی مشابہت بھی، کیونکہ اسے بطور خوراك استعمال کرنے والا اس کےمشابہ ہوتا ہے جس سے خوراك حاصل کر رہا ہے، اور اس میں کوئی شك نہیں کہ جو درندگی والی قوت بھیڑیے اور چیتے اور شیر میں پائی جاتی ہے وہ لگڑ بگھڑ میں نہیں، حتی کہ حرمت میں ان دونوں کو برابر قرار دیا جائے، اور پھر نہ تو لگڑ بگھڑ کو لغت میں اور نہ ہی عرف میں درندہ شمار کیا جاتا ہے" انتہی.

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 136).

یہ دونوں جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں بھی ذکر کیے ہیں.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 568).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی لگڑ بگھڑ کھانے کی اباحت والا قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 185).

اور اسی طرح شیخ صالح الفوزان نے بھی اپنی کتاب " الملخص الفقھی " میں یہی قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: الملخص الفقھی (2 / 747).

واللہ اعلم .